Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ ۔ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ ۔ ۳ شہادت ۱۳۵۷ہش ۔ ۳ اپریل ۱۹۷۸ء ۔ نمبر ۷۶

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

قدرے ضعف کی تکلیف ہے ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

جماعت احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس مشاورت نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور اختتامی خطاب اور پُرسوز اجتماعی دعا

قرآن عظیم کی وسیع اشاعت اور احباب جماعت کے غیر معمولی اخلاص و فدائیت کا تذکرہ

عاجزانہ راہوں کو اختیار کر کے محبت و پیار کے ساتھ دنیا کے قلوب کو جیتنے کی نصیحت

اہم تربیتی، اصلاحی اور مالی امور کے متعلق مشورے، آئندہ سال کے میزانیہ پر غور اور اہم سفارشات

ربوہ ۲ شہادت ۱۳۵۷ہش (۲ اپریل ۱۹۷۸ء) جماعت احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس مشاورت جو ۳۱ مارچ بروز جمعۃ المبارک تیسرے پہر شروع ہوئی تھی آج پونے دو بجے بعد دوپہر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ اختتام سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے نہایت روح پرور خطاب میں دنیا بھر میں اشاعت قرآن پاک تبلیغ اسلام کے سلسلے میں جماعت احمدیہ کی مساعی اور محض خدا کے فضل کے نتیجہ میں اس کے نہایت خوشکن نتائج کا ذکر فرمایا اور اس ضمن میں جماعت احمدیہ کے افراد اپنے اخلاص اور فدائیت اور ایثار و قربانی کا جو عظیم نمونہ پیش کر رہے ہیں اس پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اپنی عاجزی اور انکساری کے مقام کو کبھی فراموش نہ کریں ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھیں۔ اپنی بشری کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے توبہ و استغفار اور ذکر الٰہی کو اپنا شعار بنائے رکھیں اور اللہ تعالیٰ کی بے حد و حساب رحمتوں کے سایہ میں حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپناتے ہوئے بلا امتیاز مذہب و ملت ہر انسان کے لئے اپنے قلوب میں سچی ہمدردی اور پیار کی کیفیت پیدا کریں تاکہ دنیا میں جلد سے جلد اسلام کا وہ حسین معاشرہ قائم ہو جائے جس کی بشارت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں دی ہے اور جس کا پورا ہونا بہرحال مقدر ہو چکا ہے۔ حضور نے اپنے بصیرت افروز خطاب کے بعد سوز و گداز کی غیر معمولی کیفیت سے معمور لمبی اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ امسال کی مجلس مشاورت اختتام پذیر ہو گئی۔ الحمد للہ

مختصر کوائف

حسب سابق امسال بھی یہ مجلس تین دن جاری رہی اس کا پہلا اجلاس ۳۱ مارچ کو تیسرے پہر منعقد ہوا جس میں افتتاحی دعا اور خطاب کے بعد حضور نے مختلف اہم تربیتی، اصلاحی، تنظیمی اور مالی امور کے بارہ میں تجاویز پر غور کرنے کے لئے نمائندگان کے مشورہ سے چار سب کمیٹیوں کی تشکیل فرمائی۔ اگلے روز یکم اپریل کو شوریٰ کے دو اجلاس منعقد ہوئے اور پھر آج اس کا آخری اجلاس منعقد ہوا۔ ان چاروں اجلاسوں میں سب کمیٹیوں کی جملہ سفارشات پر غور کیا گیا۔ نمائندگان کرام نے حضور کے ارشاد پر اپنی آراء پیش کیں اور وقتاً فوقتاً حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خدام کو نہایت اہم اور قیمتی نصائح سے نوازتے رہے۔ شوریٰ کے جملہ اجلاس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہی صدارت میں منعقد ہوئے۔ ان میں جماعت احمدیہ کی تین مرکزی تنظیموں یعنی صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید انجمن احمدیہ اور وقف جدید انجمن احمدیہ کے آئندہ سال کے بجٹ ہائے آمد و خرچ پر غور کیا گیا نیز سب کمیٹی نظارت مقبرہ بہشتی اور سب کمیٹی نظارت اصلاح و ارشاد نے ایجنڈے کی جن تجاویز کے بارہ میں اپنی سفارشات پیش کی تھیں ان پر بھی غور و فکر کے بعد نمائندگان نے اپنے مشورے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کئے۔ گذشتہ سال کی مجلس شوریٰ نے نظارت مقبرہ بہشتی کے قواعد و ضوابط کے بارہ میں جو سب کمیٹی مقرر کی تھی اس کی سفارشات پر بھی امسال غور کیا گیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعدد اہم فیصلے فرمائے۔

شوریٰ کے ان اجلاسوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد۔ محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی، محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا صوبائی امیر۔ محترم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ بہاولنگر اور محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی فخر حاصل ہوا۔

شوریٰ کے دوسرے روز یکم شہادت کی شب کو دارالضیافت میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے نمائندگان کرام کے لئے ایک خصوصی عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ اس طرح نمائندگان کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری فرمودہ لنگرخانہ میں حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ ایک ہی دستر خوان پر کھانا کھانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

امسال مختلف اطراف و جوانب کی احمدی جماعتوں کے جو نمائندے مجلس شوریٰ میں شامل ہوئے ان کی تعداد ۵۷۸ تھی جبکہ زائرین کے طور پر شوریٰ کی کارروائی سننے کے لئے ۱۲۶۴ ٹکٹ جاری کئے گئے۔ خواتین نے ایوان محمود کی گیلری میں برعایت پردہ بیٹھ کر شوریٰ کی کارروائی سنی۔

اختتامی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب

اختتامی اجلاس ۲ اپریل کو ساڑھے نو بجے صبح

(باقی صفحہ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۳؍شہادت ۱۳۵۷ھش
۳؍اپریل ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کا رفیع الشان مقام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے زیر اثر آپؐ کے صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں ایسا عظیم الشان انقلاب رونما ہوا کہ وہ جو پہلے سنگریزوں کی مانند تھے ہیروں کی طرح دمکنے لگے اور وہ جو سفلی دھندوں اور جھمیلوں میں پھنسے ہوئے اور طرح طرح کی معصیت میں غرق تھے عالمِ بالا کی مخلوق بن کر تاریکی میں لپٹی ہوئی دنیا پر ستاروں کی طرح نور برسانے لگے حتّٰی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زندگیوں میں رونما ہونے والے عظیم الشان انقلاب کے عظیم الشان اثر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ۔

یعنی میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں اُن میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے تم ہدایت پا جاؤ گے۔

صحابہ کرامؓ کے اِس انتہائی قابلِ ستائش نمونہ سے خوش ہو کر اللہ تعالیٰ نے اس کی خود قرآن مجید میں تعریف فرمائی اور انہیں ایک نہایت معزز لقب سے سرفراز فرمایا وہ لقب تمام تر رضائے الٰہی کے حصول کا آئینہ دار تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

(المائدہ آیت ۱۲۰)

ترجمہ:۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اُس سے راضی ہوئے (رضاء الٰہی کے حصول کا) یہ (مقام) بہت بڑی کامیابی (پر دلالت کرتا) ہے۔

یہ رفیع الشان مقام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس لئے ملا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر مقدم کر لیا تھا۔ وہ ہمہ تن خدا ہی کے ہو گئے تھے۔ اُس کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنا اور ہر عزیز سے عزیز شے سے جدائی اختیار کرنا اُن کے لئے قطعاً مشکل نہ رہا تھا۔ ان میں پیروی و اتباعِ نبویؐ کا یہ جوش اور یہ جذبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر قوتِ قدسی کے زیر اثر پیدا ہوا تھا اور اسی چیز نے اُن کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دکھایا تھا اور اسی کے طفیل وہ زمینی ہونے کے باوجود آسمانی وجود بن گئے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں رونما ہونے والے انقلاب کی اصل وجہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جب عرب کی ابتدائی حالت پر نگاہ کرتے ہیں تو وہ تحت الثریٰ میں پڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ وہ بت پرستی میں منہمک تھے۔ یتیموں کا مال کھانے اور ہر قسم کی بدکاریوں میں دلیر اور بے باک تھے۔ ڈاکوؤں کی طرح گزارہ کرتے تھے گویا سر سے پیر تک نجاست میں غرق تھے۔ پھر میں پوچھتا ہوں وہ کونسا عظیم الشان اسم اعظم تھا جس نے ان کی جھٹ پٹ کایا پلٹ دی اور ان کو ایسا نمونہ بنا دیا کہ جس کی نظیر دنیا کی قوموں میں ہرگز نہیں ملی۔ رسول کریمؐ کا اگر اور کوئی بھی معجزہ پیش نہ کریں تو اس حیرت انگیز تبدیلی کے مقابلہ میں (کوئی مخالف) کسی خود ساختہ خدا کا ہی کوئی معجزہ ہمیں دکھلائے۔ ایک آدمی کا درست کرنا مشکل ہوتا ہے مگر یہاں تو ایک قوم تیار کی گئی جنہوں نے اپنے ایمان اور اخلاص کا وہ نمونہ دکھلایا کہ بھیڑ بکریوں کی طرح اُس سچائی کے لئے ذبح ہو گئے جس کو انہوں نے اختیار کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ (صحابہ کرامؓ) زمینی نہ رہے تھے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم، ہدایت اور مؤثر نصیحت نے ان کو آسمانی بنا دیا تھا۔ قدسی صفات ان میں پیدا ہو گئی تھیں۔ دنیا کی نجاستوں اور ریاکاریوں سے وہ ایسے سبک اور ہلکے پھلکے کر دیئے گئے تھے کہ ان میں پرواز کی قوت پیدا ہو گئی تھی۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۶)

پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے زیرِ اثر اطاعت و للّٰہیت میں ترقی کرتے چلے گئے یہاں تک کہ انہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کا رفیع الشان مقام حاصل ہو گیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرامؓ کی اطاعت و للّٰہیت اور اس کے نتیجہ میں انہیں حاصل ہونے والے مقام کی رفعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"صحابہ کرامؓ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں وہ صدق دکھلایا کہ انہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کی آواز آ گئی۔ یہ اعلیٰ درجہ کا مقام ہے جو صحابہؓ کو حاصل ہوا یعنی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ اس مقام کی خوبیاں اور کمالات الفاظ میں ادا نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جانا ہر شخص کا کام نہیں بلکہ یہ توکل، تبتّل اور رضاء و تسلیم کا اعلیٰ مقام ہے جہاں پہنچ کر انسان کو کسی قسم کا شکوہ شکایت اپنے مولیٰ سے نہیں رہتی اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ سے راضی ہونا یہ موقوف ہے بندے کے کمال صدق و وفاداری اور اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی اور طہارت اور کمال اطاعت پر جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ نے معرفت اور سلوک کے تمام مدارج طے کر لئے تھے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰)

اس مقام کو حاصل کرنا ہر حقیقی مومن کے لئے ضروری ہے۔ بالخصوص ہماری جماعت کے افراد کا فرض ہے کہ وہ اُس وقت تک چین نہ لیں جب تک کہ انہیں یہ مقام حاصل نہ ہو جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حقیقی ایمان کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے اور حسبِ استطاعت والطاقت اِس زمانہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نمونہ پیش کرنے کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر ڈالی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں مخاطب کر کے فرمایا ہے:۔

"نرے سلب امراض پر خوش نہ ہو جانا۔ یہ کوئی دانشمندی نہیں ہے اور روحانی کمالات کا شیدائی ان باتوں پر خوش نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں تمہارے لئے یہی پسند کرتا ہوں کہ تم اپنے دل کو پاک کرو کہ مولیٰ کریم تم سے راضی ہو جاوے اور تم اُس سے راضی ہو جاؤ۔ پھر وہ تمہارے جسم میں، تمہاری باتوں میں ایسی برکت رکھ دے گا جو سلب امراض کرنے والے بھی انہیں دیکھ کر حیران اور شرمندہ ہوں گے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۰)

نفس نہ کوئی بھی انساں کا رائگاں گزرے

دیارِ شوق سے جیسے کوئی جواں گزرے
فرازِ کوہِ بلا سے دلِ تپاں گزرے

بعید کیا تری رحمت سے ہو عطا مجھ کو
وہ زندگی جو بہار کے درمیاں گزرے

جبینِ شوق نے درِ حسن لیا ترا ورنہ
رہِ حیات میں بہتیرے آستاں گزرے

یہ میرا شہرِ تمنّا وہ باغ ہے جس میں
روش روش پہ بہاروں کے کارواں گزرے

یہ ہے کشاکشِ ہستی میں اک کلیدِ ظفر
نفس نہ کوئی بھی انساں کا رائگاں گزرے

نصیر اس کے کمالِ سفر کا کیا کہنا
غبارِ رہ کی طرح جس کے کہکشاں گزرے

(نصیر احمد خان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میدانِ عمل کی تبلیغی یادوں کے چراغ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ ملائشیا و مغربی افریقہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے جو مبلغین اسلام دنیا کے مختلف ممالک میں مصروفِ تبلیغ رہتے ہیں انہیں میدانِ عمل میں کئی قسم کے حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور تبلیغی مہمات کے دوران ایسی نوعیت کے سبق آموز ایمان افزا بلکہ بعض عبرتناک واقعات بھی انہیں پیش آتے رہتے ہیں جن کی اشاعت بوجوہ مفید ہوتی ہے۔ مثلاً بعض واقعات تاریخی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں بعض ان میں سے ایسے ہوتے ہیں جو نو آموز اور نوجوان مبلغین کے لئے سبق آموز اور ان کے تجربہ اور علم میں زیادتی کا موجب بنتے ہیں انہیں پتہ لگتا ہے کہ ان کے پیشرو مجاہدین کا طریق کار کیا رہا ہے اور وہ میدانِ عمل میں پیش آنے والے اہم معاملات کس طرح سلجھاتے رہے ہیں اور کون سا اسلوب اور مسلک ان کی کامیابی کا موجب اور جماعتی ترقی میں ممد ہوتا رہا ہے

اسی طرح بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت اور تائید کے حامل ہوتے ہیں اور بعض عام احباب جماعت کے ایمان کی زیادتی اور مضبوطی کا موجب ہونے کے علاوہ بیرونی ممالک کے متعلق نئی نئی معلومات پر بھی مشتمل ہوتے ہیں۔ نیز انہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نمائندگان جماعت کا یہ طبقہ یعنی مبلغین اسلام کس طرح مصروفِ کار رہتے اور تبلیغی مہمیں کیسے سر کرتے ہیں۔ آج کی صحبت میں یہ عاجز تبلیغی میدان میں گزارے ہوئے پینتیس چالیس سالوں کے دوران پیش آمدہ اہم واقعات میں سے صرف چند ایک احباب جماعت کی دلچسپی کے لئے پیش کرتا ہے۔

مصلح موعودؓ کی دعا سے گامانگا کی کامیابی

خاکسار ۱۹۴۱ء میں تبلیغی سلسلہ میں سیرالیون (مغربی افریقہ) کے شہر بلاما (Blama) میں ریاست کے احمدی پیراماؤنٹ چیف [illegible] مرحوم کے بنگلے میں مقیم تھا۔ ایک روز شدید بارش کے دوران ایک صحت مند چھریرے اور نہایت خوبرو نوجوان گھٹنوں تک ورزشی لمبے لمبے بوٹ پہنے بارش میں بھیگتے ہوئے میرے پاس آئے اور کہنے لگے میں آپ کے پاس ایک نہایت ہی اہم معاملہ لے کر آیا ہوں۔ ہمارے روحانی باپ اور مقدس ماسٹر خلیفۃ المسیح کے نمائندہ ہونے کی وجہ سے آپ بھی ہمارے باپ ہی کے مقام پر ہیں اس لئے کسی مشکل مرحلے پر ہمارا آپ کے پاس آنا ایک طبعی امر ہے۔ آپ کو علم ہے کہ میرے احمدی چچا آنریبل پیراماؤنٹ چیف خلیلو گامانگا آف سمبارو سٹیٹ لاولد فوت ہو گئے ہیں ان کے بعد خاندانی طور پر ریاست کی سربراہی کا میرا ہی حق بنتا ہے کیونکہ چچا خلیلو سے پہلے میرے والد پیراماؤنٹ چیف تھے ایک ڈیڑھ ماہ تک انتخاب ہونے والا ہے میرے مقابل پر دو میرے ہی خاندانوں کے سات امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ جو سب مالدار اور بااثر لوگ ہیں اور عمر میں بھی سب مجھ سے بڑے ہیں، کئی انگریز اعلیٰ افسران کے مداح ہیں ادھر میں اکیلا بے یار و مددگار ہوں اور مالی لحاظ سے بھی تہی دست ہوں محض اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے۔ وہ لوگ موٹروں اور ٹرکوں میں پھر پھر کر اپنا پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ جبکہ میرے پاس ایک سائیکل بھی نہیں ہے۔ تاہم جملہ امیدواروں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ صرف میں ہی ہوں شاید میری تعلیم کی وجہ سے ریاست کے لوگ میرے حق میں ہو جائیں گو بظاہر میری کامیابی کا کوئی چانس نظر نہیں آتا تاہم میری والدہ نے میری ہمت بڑھا کر مجھے قسمت آزمائی پر مجبور کیا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ تم چونکہ دینِ اسلام کی سچی راہوں پر گامزن ہو اللہ تعالیٰ ضرور تمہاری مدد فرمائے گا۔

اس کے بعد کہنے لگے کہ آپ چند دنوں کے لئے اپنا سائیکل مجھے دے دیں میں نے اپنے محکمہ سے ایک ماہ کی رخصت لے لی ہے تا کہ اپنی ریاست میں گاؤں گاؤں پھر کر اپنے لوگوں کو اپنا حق یاد دلاؤں اور اپنے والد چیف عثمان مرحوم کی خدمات اور حسن سلوک یاد دلا کر انہیں مجھے ووٹ دینے پر آمادہ کروں۔

ٹیچی گامانگا سے آنریبل گامانگا

یہ مخلص احمدی نوجوان آنریبل پیراماؤنٹ چیف ناصر الدین گامانگا پیراماؤنٹ چیف آف سمبارو چیفڈم اور جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے نیشنل پریذیڈنٹ تھے (جو گزشتہ ماہ وفات پا گئے ہیں) اس وقت مسٹر کینوا گامانگا کہلاتے تھے اور ضلع ہیڈ آفس کینیما (Kanema) میں محکمہ زراعت کے ایک معمولی کلرک تھے۔ کینوا مینڈے زبان میں اس بچے کو کہتے ہیں جس کا تیرا جسم نشوونما پانا چھوڑ دے پیدائش کے بعد ان کا جسم بڑھتا نہیں تھا اس لئے خاندان والوں نے ان کا یہ نام رکھ دیا تھا جو بعد میں مستقل نام ہو گیا۔ اگرچہ بعد میں گامانگا صاحب کا جسم خوب بڑھا اور پھلا پھولا۔

آنریبل گامانگا کٹر کیتھولک عیسائی تھے مگر ۱۹۳۹ء میں حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب کے ذریعہ عیسائیت سے تائب ہو گئے اور مسلمان ہو کر پابند صوم و صلوٰۃ اور اسلامی زندگی کا نمونہ بنے

بہرحال میں نے اپنا سائیکل ان کی فرمائش پر ان کے سپرد کرتے ہوئے بعد انہیں اپنی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور متواتر پرسوز دعائیں کرتے اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں فوری طور پر دعا کی درخواست کرنے کی تحریک کی پھر میں نے انہیں کہا کہ اگر آپ وعدہ کریں کہ ریاست کے سربراہ بننے کے بعد آپ اپنی ساری ریاست کو مسلمان بنانے کی کوشش کریں گے اور ریاست کے مرکز میں ایک شاندار مسجد اور سکول تعمیر کرائیں گے اور دوسری ریاستوں کے سربراہوں کی طرح چار سے زیادہ عورتیں اپنے حرم میں نہیں رکھیں گے بلکہ اپنی ریاست سے لونڈیوں کا تصور ہی ختم کرنے کی کوشش کرینگے تو میں بھی سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آپ کی کامیابی کے لئے دعا کی خاص درخواست کروں گا۔

کامیابی کی قبل از وقت بشارت

چنانچہ کینوا گامانگا صاحب نے مسجد احمدیہ بلاما میں بعد نماز ظہر احباب جماعت کے سامنے یہ سب وعدے پورے کرنے کی قسم کھائی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنی کامیابی کے لئے بذریعہ تار اور خط خاص دعا کی درخواست بھی کر دی اور پھر خاکسار نے ساری جماعت سمیت دلی دعاؤں کے ساتھ انہیں انتخابی مہم پر روانہ کیا۔ خاکسار نے خود بھی حضور کی خدمت میں ان کے حالات تفصیل سے عرض کر کے دعا کے لئے عرض کیا نیز اس وقت کے امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون مولانا نذیر احمد علی صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف سے بھی جماعتوں میں گامانگا صاحب کی کامیابی کے لئے دعا کی تحریک ہوتی رہی۔ چنانچہ اگرچہ مقابلہ بڑا کٹھن تھا اور کسی کو بھی کینوا گامانگا صاحب کی کامیابی کی امید نہ تھی خصوصاً جبکہ وہ مالی لحاظ سے دوسروں کی ضیافت کرنے کے قابل نہ تھے اور ان کے خاندان میں تواتر سے یکے بعد دیگرے بلا وقفہ پیراماؤنٹ چیف لمبا لمبا عرصہ اپنا حق لے بھی چکے تھے اور اس مرتبہ سات بڑے اہم امیدوار ان کے مقابل پر تھے تاہم اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کو سنا اور قبول فرمایا اور انتخابات سے عین ایک ہفتہ قبل مجھے حضورؓ کی طرف سے بذریعہ خط یہ بشارت مل گئی۔ حضورؓ کے لفظ الفاظ تھے:-

"ہم نے گامانگا کے لئے دعا کی ہے اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے گا۔ انہیں اطلاع دے دیں۔"

اس وقت میں قصبہ بو میں تھا۔ میں نے یہ بشارت خود بو کی جماعت کے مخلص احمدی حاجی عبد الرحمن صاحب ساکا گولڈ سمتھ اور ان کے بھائی الحاج ابو بکر صاحبان کو جو خدا کے فضل سے اب تک زندہ ہیں بتا دی بو بھیج کر گامانگا صاحب اور ان کی احمدی والدہ کو انتخابات سے چند روز قبل پہنچا دیا جس پر وہ بہت خوش ہوئے اور لوگوں میں اعلان کر دیا کہ خدا کے خلیفہ کو دی گئی بشارت ربانی کے مطابق انشاء اللہ ہم ہی کامیاب رہیں گے۔

انتخاب میں غیر معمولی کامیابی

یہ مشیت الٰہی سے ایسا ہوا کہ گورنمنٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آف سیرالیون نے جس انگریز افسر اعلیٰ کو
شاہ انگلستان کا نمائندہ بنا کر اس ریاست
میں انتخاب کرانے کے لئے بھیجا ہوا تھا
وہ اس امر کے حق میں تھے کہ ریاستوں کے
سربراہ اور چیف تعلیم یافتہ اور موجودہ
تہذیب و تمدن سے بہرہ ور اور جہاں دیدہ
اشخاص ہونے چاہئیں چنانچہ اسی غرض
انہوں نے انتخاب کرانے سے پہلے بڑے مؤثر
انداز میں ووٹروں کو خطاب کرتے ہوئے
توجہ دلائی جس سے ریاست کے اکثر
سرکردہ ووٹر گبنوا گاما لگا کے طرفدار
ہو گئے کیونکہ باقی سب امیدوار ناخواندہ
تھے اور آخر کار گاما لگا صاحب خدا کے
فضل و کرم سے بڑی بھاری اکثریت سے
اپنی ریاست کے الف پیراماؤنٹ چیف
منتخب ہوگئے۔ آنریبل چیف ناصر الدین گبنوا
گاما لگا کہلانے لگے۔ ناصر الدین نام ان کو
حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے عطا فرمایا
تھا جن کی دعا کے معجزانہ اثر سے اللہ
تعالیٰ کے فضل سے وہ نہ صرف کامیاب
ہوئے بلکہ قبل از وقت حضور کو بشارت
مل گئی کہ گاما لگا صاحب کامیاب ہوں گے
الحمد للہ کہ اس کے بعد برادرم
چیف گاما لگا صاحب نے اپنے سب حلفیہ
وعدے پورے کرنے کی کوشش کی اور اپنی
بدلے ہوئے حالات کے مطابق جماعتی مفاد کے
لئے کوشاں رہتے ہیں اور وفات سے
قبل بفضلہ تعالیٰ سیرالیون کی تحریک؟ وہ صدر
جماعتوں کے وائس پریذیڈنٹ تھے اور
کئی بار قادیان اور ربوہ آئے تھے۔ سیدنا
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض اور سیدنا
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
تعالیٰ سے کئی بار شرف ملاقات حاصل
کر چکے تھے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے
بڑے مخلص اور سرکردہ خواص میں شمار
ہوتے تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے
قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جماعت
سیرالیون میں جو خلا پیدا ہوگیا ہے اللہ
تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اس کو پُر کر دے۔

سیرالیون میں پیراماؤنٹ چیف
گاما لگا کے علاوہ اور بھی کئی پیراماؤنٹ
چیف احمدی ہوئے ہیں اور بعض ان میں
سے اب تک موجود ہیں جنہیں اپنے انتخاب
میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی
دعا سے کامیابی ہوئی۔ مثلاً پیراماؤنٹ
چیف الحاج کائی سووا آف باندا
جاموں واسٹیٹ۔ پیراماؤنٹ چیف
بوبکر صدیق آف گاؤ اسٹیٹ۔ پیراماؤنٹ
چیف مسو بلیبان آف جیمی باہنو اسٹیٹ
اسی طرح اور کئی ہیں۔

بائیس سال قبل کا ایک عجیب مقدمہ

ایک عجیب واقعہ مجھے سیرالیون کے
شہر بو میں پیش آیا جو اس حقیقت
کا آئینہ دار ہے کہ جھوٹ اور ظلم کی راہ
سے کوئی ظالم کبھی فائدہ حاصل کر پاتا ہے
تاریخ پیدا کرتا ہے اور دنیا میں کسی
بے قصور کو سراسر جھوٹ اور افترا سے
مجرم ثابت کر کے سزا دینے یا دلوانے والے
اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے
بلکہ بعض دفعہ اسی دنیا میں وہ ان سے
مؤاخذہ کر کے دوسروں کے لئے عبرت کا
سامان فرما دیتا ہے

سیرالیون احمدیہ مشن کا مرکز ۱۹۴۰ء
سے ۱۹۶۴ء تک "بو" میں رہا ہے آجکل
فری ٹاؤن میں ہے۔ بو میں جماعت کے
لئے زمین کے حصول کے لئے بڑی بڑی
مشکلات پیش آئیں۔ عیسائی مشنریوں
کی یونائیٹڈ کرسچین کونسل نے بڑی
کوششیں کیں کہ ہمارے قدم یہاں نہ
جمیں۔ کئی مرتبہ یہ معاملہ ہم نے بطور
شکایت چیف کمشنر کی عدالت میں پیش
کیا۔ آخر ۱۹۴۶ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل
سے ایک وسیع قطعہ زمین حاصل کر لیا
گیا۔ اس زمین کے ایک کونے میں اس
وقت فولانی قبیلہ کا ایک بیمار
ساٹھ سالہ غریب کسان ہماری زمین
کی اجازت سے کھیتی باڑی کرتا تھا
شہر کے بعض شرفاء کی سفارش پر ہم
نے بھی اس شرط پر اسے وہیں رہنے
کی اجازت دے دی کہ بوقت ضرورت
وہ بلا عذر اور بلا معاوضہ خود زمین
خالی کر دے گا۔ تاہم ۱۹۵۶ء میں جب
اس حصہ زمین کی ضرورت پڑی تو اس
نے بعض مخالفین کی شہ پر وہاں سے
نکلنے سے انکار کر دیا۔ پیراماؤنٹ چیف
بو نے اپنی عدالت میں ہمارے حق میں
فیصلہ کیا لیکن پھر بھی وہ اس زمین سے
بے دخل نہ ہوا اور آئے دن ہمارے
سکول کے سٹاف اور طلبہ کے ساتھ اس
کا جھگڑا ہوتا رہتا۔ ایک روز سکول
کے لڑکوں کا فٹ بال دو تین مرتبہ
اس کی کھیتی میں جا گرا۔ تیسری مرتبہ
فٹ بال ادھر جانے پر درانتی سے
اس نے دو لڑکوں کو زخمی کر دیا جس پر
باہم لڑائی شروع ہو گئی اور تین چار لڑکے
اور ایک استاد اور خود اس شخص کو
بھی چوٹیں آئیں۔ خاکسار اس روز اپنے
مرکز بلکہ شہر سے بھی باہر تھا۔ سکول کے
ہیڈ ماسٹر صاحب نے بعد میں سرسری
طور پر اسی حادثہ کی مجھے اطلاع دی اور

بات آئی گئی ہو گئی لیکن "بو" کے کیتھولک
عیسائیوں کے لیڈر ڈروف شنڈ کی انگیخت
پر اس فولانی کے رشتہ دار اسی دن اسے
ایک کیتھولک میڈیکل افسر کے پاس لے گئے
اور معمولی زخموں کا ایک مبالغہ آمیز
میڈیکل سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا جس کے بعد
ہمارے مخالفین نے چندہ کر کے سیرالیون
کے ایک مشہور عیسائی بیرسٹر مسٹر بنکس
کے ذریعہ احمدیہ سکول کے جنرل مینیجر یعنی خاکسار
کے خلاف اس فولانی کی طرف سے ہائی
کورٹ میں مقدمہ دائر کر دیا۔ ہمیں بھی
مجبوراً وکیل کرنا پڑا۔ مقدمہ ایک
مخالف عیسائی جج جسٹس لیوک (LUKE)
کی عدالت میں چھ ماہ تک چلتا رہا۔
میری طرف سے پیش کردہ گواہ اس
لئے کمزور سمجھے گئے کہ وہ خود مقدمہ
میں فریق اور جھگڑے میں ملوث تھے۔
لیکن اس کے برعکس اس فولانی کی طرف
سے اس کی بیوی بھائی اور ایک دوست
کی جھوٹی گواہیوں اور بیانات کو بطور
عینی شہادتوں کے تسلیم کر لیا گیا۔
حالانکہ وہ لوگ بھی میری طرح وقوعہ
کے وقت اس کمپاؤنڈ میں موجود نہ
تھے اور پھر وہ اس کے رشتہ دار بھی
تھے۔ انہوں نے یکے بعد دیگرے یہ جھوٹا
حلفیہ بیان دیا کہ خاکسار نے خود سکول
کے لڑکوں اور استادوں کو اکسا کر اس
سے ایک بوڑھے اور اکیلے شخص پر حملہ
کروایا تھا اور پہلا وار چھڑی سے اس
پر میں نے ہی کیا تھا۔ ہمارے وکیل کے
دلائل اور جرح وغیرہ کے باوجود جج کا
رویہ مقدمہ کے شروع سے آخر تک
معاندانہ ہی رہا بلکہ ایک مرحلہ پر
آنریبل جج نے خود مجھ سے ایسا سوال کیا
جو ان کی صریح طرفداری کا آئینہ دار
تھا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا اس ہندوستانی
پگڑی اور اچکن شلوار میں ملبوس آپ
جیسے شخص کو استادوں اور طلباء کے
درمیان سے پہچاننے میں یہ سیدھے
سادھے لوگ غلطی کر سکتے ہیں؟ میں

نے جواباً عرض کیا کہ اول تو ان میں سے کوئی
بھی موقعہ پر موجود نہ تھا اور نہ میں خود
وہاں موجود تھا دوسرے جس طرح آپ سر
اس وقت عدالتی لباس میں، چغہ اور ٹوپی
وغیرہ پہنے ہوئے ہیں مگر عدالت سے باہر
اور گھر پر آپ یہ لباس زیب تن نہیں کرتے
اسی طرح خاکسار بھی اپنی یہ مشنری کی یونیفارم
اچکن اور پگڑی تو میں صرف نماز کے
اوقات اور دیگر تقریبات پر پہنتا ہے۔
ہر وقت نہیں پہنتا۔

عدالت میں خاکسار کی پیشکش

تاہم اس فیصلہ میں جج نے ہمارے
باقی تمام لڑکوں اور استادوں کو اس بنا پر
بری کر دیا کہ انہوں نے اپنے مینیجر کی ہدایت
پر متعلقہ شخص کو زخمی کیا تھا۔ مجھے مجرم قرار دے کر
مقدمہ ۳ ۱/۲ صد پونڈ جرمانہ کر کے تین ماہ
تک ادا نہ کرنے کی صورت میں مشن کی
عمارتوں کو seal کر دینے کا فیصلہ صادر
کیا۔ ہمارے لئے اس آخری عدالت کے
بعد مزید اپیل کی کوئی گنجائش نہ تھی
جج نے میری اس پیشکش کو بھی رد کر دیا کہ
آپ کے نزدیک مجرم چونکہ میری ذات
ہے اس لئے جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت
میں مجھے سزا دی جائے لیکن صاف ظاہر
ہے کہ اس عیسائی جج کا مقصد مشن
اور جماعت کو نقصان پہنچانا تھا۔ اور اسے
اسلام کے خلاف تعصب اور عناد
تھا کہ میری پیشکش کے باوجود عدالت
اپنے موقف پر قائم رہی۔

آخر کار مجبور ہو کر پانچ چھ روز کے
اندر آنریبل پیراماؤنٹ چیف ناصر الدین
گاما لگا اور چند دوسرے مخیر احمدی
احباب نے یہ رقم جمع کر کے ادا کر دی اور
اس طرح خدا خدا کر کے یہ بلا ہمارے سر
سے بفضلہ تعالیٰ ٹل گئی۔

جزاہم اللہ تعالیٰ!

(باقی)

o

دعائے مغفرت

میری اہلیہ محترمہ چار ماہ کی شدید علالت کے بعد ۲۸ فروری صبح ساڑھے چھ بجے اپنے
مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون!)

مرحومہ موصیہ تھیں جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور یکم مارچ گیارہ بجے قبل دوپہر بعد
نماز جنازہ تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے

(ڈاکٹر) احمد علی سابق صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور

o

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲۳

فہرست وصولی چندہ مہمانخانہ مستورات

مہمانخانہ مستورات کی اگلی قسط شائع کی جا رہی ہے۔ ابھی ستر اسّی ہزار روپیہ کی مزید ضرورت ہے تاکہ مہمانخانہ مکمل ہو سکے۔ بہنیں کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ چندہ آئے۔ ثواب اسی قربانی کا زیادہ ہوتا ہے جو موقع کے مطابق ہو۔ اس وقت بہنوں کے قیام کے لئے مہمان خانہ کی اشد ضرورت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ سے قبل اس کی تحریک بھی فرمائی تھی۔ جو بہنیں چندہ ادا کر چکی ہیں وہ بھی دوبارہ اگر تھوڑا تھوڑا بھی دیدیں تو بہت جلد رقم پوری ہو سکتی ہے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مکرمہ غلام فاطمہ بیگم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب	قاضی احمد نوابشاہ	۱۰۵۔۰۰
" فاطمہ بی بی صاحبہ	باندھی نوابشاہ	۱۰۰۔۰۰
" زبیدہ بیگم اہلیہ عبداللطیف صاحب	کوٹو تارڑ۔ گوجرانوالہ	۱۰۰۔۰۰
" خورشید بیگم اہلیہ نذیر احمد صاحب تارڑ	" "	۱۰۰۔۰۰
" مسز امیر علی صاحب	محمد علی سوسائٹی کراچی	۲۰۰۔۰۰
" نسرین صاحبہ	وہاڑی	۱۰۰۔۰۰
" امۃ الکریم وزیر صاحبہ	لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ	۱۰۰۔۰۰
" امۃ الحفیظ عابدہ زیروی اہلیہ حافظ مظفر احمد شاہد	" "	۱۰۰۔۰۰
" رحیم بی بی صاحبہ اوجلوی	"	۵۰۰۔۰۰
" ممتاز صاحبہ اہلیہ محمد رمضان صاحب	لوساکا زیمبیا	۱۵۰۰۔۰۰
" مسز نیر اللہ خان صاحبہ	فجی	۱۰۰۔۰۰
" دختر اشرف بیگم صاحبہ مرحومہ برائے والدہ مرحومہ	ظفروال	۱۰۰۔۰۰
" مسز میجر اسلم حیات صاحب	حافظ آباد	۲۰۰۔۰۰
" صوفیہ اقبال صاحبہ	ملتان	۱۰۰۔۰۰
" اہلیہ صاحبہ آئی یحییٰ صاحب	امریکہ	۱۰۰۔۰۰
" خضر سلطانہ صاحبہ مرحومہ محمد یونس صاحب	کراچی	۲۰۰۔۰۰
" اہلیہ صاحبہ کیپٹن داؤد احمد صاحب بھٹی	کھاریاں	۳۰۰۔۰۰
" رحمت بی بی صاحبہ والدہ ماسٹر عطاء محمد صاحب	کراچی	۱۰۰۔۰۰
" مسز کانچنے سوماتری صاحبہ	انڈونیشیا	۱۰۰۰۔۰۰
" قدسیہ ہمایوں صاحبہ	لاہور	۱۰۰۔۰۰
" خورشید بیگم صاحبہ	دارالصدر غربی ربوہ	۱۰۰۔۰۰
" عامرہ میر و عابدہ میر صاحبہ	گوجرانوالہ	۱۱۰۔۰۰
" والدہ صاحبہ میر نور احمد صاحب	حیدر آباد	۱۵۰۔۰۰
" امۃ اللہ بیگم اہلیہ حافظ فیض اللہ خان صاحب	سانگلہ ہل	۲۰۰۔۰۰
" رابعہ بی بی عنایت اللہ صاحب	چک ۹ بنیار۔ سرگودھا	۱۰۰۔۰۰
" سلیمہ ماجد صاحبہ	ملتان	۲۰۰۔۰۰
" اہلیہ صاحبہ چوہدری منور احمد صاحب	"	۱۰۰۔۰۰
" مسز منور احمد از طرف والد مرحوم چوہدری منور احمد صاحب	"	۱۰۰۔۰۰
" اہلیہ صاحبہ کرم الٰہی صاحب	کوئٹہ	۱۰۰۔۰۰
" احسان الحق صاحب	"	۱۰۰۔۰۰
" فضیلت بیگم صاحبہ	کوٹ چاندی شیخوپورہ	۱۰۰۔۰۰
" نذیرہ بیگم صاحبہ	کوٹ مہتاب خان لاہور	۱۰۰۔۰۰
" منصورہ بیگم اہلیہ عبداللہ خان	ڈاہری نوابشاہ	۱۰۰۰۔۰۰
" محمدی بیگم عباس بن عبدالقادر	حیدر آباد	۵۰۰۔۰۰
" خورشید انور صاحبہ از طرف والد صاحب مرحوم	ملتان	۱۰۰۔۰۰
" صغریٰ بیگم منظور احمد صاحب بولان ریڈیو	اسلام آباد	۲۰۰۔۰۰
" زرین اختر پراچہ از طرف والدین و شوہر مرحوم	"	۵۰۰۔۰۰
" بشیراں بیگم عبدالرحیم پراچہ صاحب	"	۵۰۰۔۰۰
" منصورہ ضیاء صاحبہ	اوکاڑہ چھاؤنی	۱۰۰۔۰۰
" امۃ النصیر صاحبہ	جہلم	۱۱۵۔۰۰
مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ	کرونڈی خیرپور	۱۳۰۔۰۰
" اہلیہ صاحبہ کرنل نذیر احمد صاحب	سیالکوٹ	۱۰۰۔۰۰
" لیڈی ڈاکٹر زبیدہ طاہر صاحبہ	کراچی	۱۰۰۰۔۰۰
" شاہدہ ماجد صاحبہ	قیادت نمبر ۲ کراچی	۱۲۵۔۰۰
" شمیم بیگم ملک بشیر صاحب	" "	۲۰۰۔۰۰
" امۃ الحفیظ بھٹی صاحبہ	" "	۱۰۰۔۰۰
" اقبال بیگم ملک جمیل احمد صاحب	" "	۱۰۰۔۰۰
" اہلیہ صاحبہ عبدالمجید بھٹی صاحب	" "	۱۱۲۔۰۰
" مسز چوہدری مختار احمد صاحب از طرف والدین	" "	۱۰۰۔۰۰
" بشریٰ رشید صاحبہ	" "	۳۰۰۔۰۰
" سارہ ملک صاحبہ	" "	۱۰۰۔۰۰
" منصورہ مبشر صاحبہ	" "	۱۰۰۔۰۰
" مبارکہ سجاد صاحبہ	" "	۱۰۰۔۰۰
" رشیدہ محسن صاحبہ	" "	۱۰۰۔۰۰
" اہلیہ صاحبہ عطاء اللہ نشاط صاحب	" "	۵۰۰۔۰۰
" سلطان طاہر صاحب	" "	۱۰۰۔۰۰
" لیڈی ڈاکٹر صفیہ خان صاحبہ از طرف والد مرحوم بابو اللہ داد صاحب	"	۱۰۰۰۔۰۰

(باقی)

ولادت

عزیزم محمد سلیمان احمد صاحب حال صلالہ (عمان) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۷۷ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمد داؤد احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محترم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کا پوتا اور حضرت میاں فضل کریم صاحب رضی اللہ عنہ مالک کے بھگت ضلع سیالکوٹ کا پڑپوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(نعمان احمد سلطان احمد مکان نمبر ۴ بلاک اے کریم پارک۔ راوی روڈ لاہور)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ چند دن سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ والدہ صاحبہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت دے۔

(سید شاہ امیر احمد اشرف ابن سید علی احمد صاحب انبالوی — اشرف ٹی سٹال گول بازار ربوہ)

هو الشافی
نظام ہضم کی بنیاد
دانت مت نکلوائیے
پائیوریا۔ مسخورہ، مسوڑھوں سے خون، پیپ وغیرہ آنا۔
کیریز۔ دانتوں کا گھن، دانت سیاہ، بدرنگ، بھربھرے، سوراخوں والے۔
دانت درد۔ تیز بچوں کے خراب اور کمزور دانت فوری اور مستقل طور پر ٹھیک ہو سکتے ہیں۔
رسالہ حفاظت دنداں قیمت ۲۵/-
ربوہ میں چار دن مفت معائنہ و مشورہ
اتوار، سوموار، منگل، بدھ
کلینک ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
موجد کیورہیو سسٹم آف میڈیسن
انچارج کیورہیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
ہیڈ آفس دارالصدر شمالی ربوہ۔ فون ۹۰۶/۹۰۷

تشخیص و علاج کے لئے
آپ کا اپنا دواخانہ
صدر دواخانہ
بالمقابل ایوان محمود۔ اقصیٰ روڈ ربوہ

ضرورت
عطاری و پنساری کے کام کے لئے
ملازم کی ضرورت ہے
رضوان اینڈ برادرز گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس شوریٰ کا اختتام (بقیہ صفحہ اول)

منعقد ہوکر پونے دو بجے بعد دوپہر تک مسلسل جاری رہا۔ کارروائی کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً متعدد اہم نصائح فرمائیں اور جماعت کو بہت سی قیمتی ہدایات سے نوازا۔ جب ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز کے بارہ میں سب کمیٹیوں کی سفارشات پر غور کرنے کی کارروائی مکمل ہو گئی تو پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بصیرت افروز اختتامی خطاب فرمایا جس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور نے فرمایا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کو جس مقصد کے لئے قائم کیا گیا ہے اس کے حصول کے سلسلے میں اس کا قدم تیزی کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ مالی میدان میں بھی جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی ہی قربانی پیش کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ اشاعت قرآن عظیم اور تبلیغ اسلام کی مہم میں بھی بڑی وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ حضور نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جس ہدایت کی ہر لحاظ سے تکمیل کر دی گئی تھی اس کی تبلیغ و اشاعت کی تکمیل خود رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی دی گئی بشارت کے ماتحت آخری زمانہ میں حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے ذریعہ مقدر تھی۔ قرآن کریم کی جو آخری اور مکمل شریعت ہمیں دی گئی اس کا تعلق نزول قرآن کے بعد سے شروع ہو کر قیامت تک ممتد ہے اور اس نے قیامت تک کے مسائل کو حل کرنا ہے اس لحاظ سے اس کی اشاعت کے سلسلہ میں جو چیز نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ (۱) دینی لحاظ سے دنیا کے مختلف حصوں کی ضروریات مختلف ہیں۔ (۲) زمانہ کے لحاظ سے بھی ہر زمانہ کی ضروریات مختلف ہیں۔ انہی ضروریات کے پیش نظر ہمارے بزرگوں نے اپنے اپنے زمانہ کی ضروریات کے مطابق قرآن مجید کی تفسیر پیش کی لیکن قرآن کریم کے حقیقی کمالات کا کامل اظہار لیظہرہ علی الدین کلہ کی بشارت کے مطابق مہدی موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مقدر تھا۔ یہی وہ بنیادی کام ہے جو جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی بساط کے مطابق قرآن کریم کے حقیقی کمالات کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے یہ ثابت کر دیں کہ واقعی وہ قیامت تک کے تمام مسائل کو حل کر سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر فرمودہ تفسیر کبیر گو مکمل تو نہیں ہو سکی لیکن یہ دیکھ کر انسان دنگ رہ جاتا ہے کہ قریباً تمام بنیادی ضروریات اس میں بڑی ہی عمدگی کے ساتھ پوری ہو جاتی ہیں۔ یہ تفسیر اور اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ دیباچہ تفسیر القرآن ایسی چیزیں ہیں جن کی موجودہ زمانہ میں زیادہ سے زیادہ اشاعت ہونی چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ یہ محض خدا کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کو انگریزی، ڈچ، جرمن اور سواحیلی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرنے کی توفیق ملی ہے۔ خلافت ثالثہ کے آغاز تک، ان تراجم کے ۵۳ ہزار نسخے شائع ہو چکے تھے جبکہ اب خلافت ثالثہ کے گذشتہ بارہ سالوں میں خدا کے فضل سے ان کے ایک لاکھ نوے ہزار نسخے طبع ہو کر دنیا بھر میں پھیل چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں دنیا کے مختلف ممالک کے ہوٹلوں میں قرآن کریم کے نسخے رکھنے کی جو تحریک میں نے کی تھی وہ بھی غیر معمولی طور پر بڑی کامیاب رہی۔ آئندہ دس سالوں میں صرف افریقن ممالک میں ہم نے قرآن کریم کے کم از کم ایک ملین نسخے رکھنے کا منصوبہ بنایا ہے لیکن میرے نزدیک بڑھتی ہوئی ضرورت کے لحاظ سے یہ بھی کم ہے۔ بہرحال ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس منصوبہ کو کامیاب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ ہماری جماعت کے افراد خدا کے فضل سے بڑے ہی مخلص ہیں اور وہ بڑی فدائیت اور ایثار کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ہماری نئی پود میں بھی بڑی بیداری اور اخلاص موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ سخت سے سخت ابتلاؤں کے ایام میں بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی خاطر آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے گئے۔ انہوں نے ہر طرح کے مصائب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کا مقابلہ کیا اور اپنی رفتار میں کمی نہ آنے دی۔ میرے نزدیک ہماری جماعت کے نوجوانوں کی بہت بھاری اکثریت کا نمونہ اور اخلاص ایسا ہے کہ اگر قیمتی سے قیمتی ہیرے اور جواہرات کے ساتھ بھی انہیں تولا جائے تو بھی ان کی قیمت نہیں پڑ سکتی لیکن بہرحال انسان سے بعض اوقات کمزوری بھی سرزد ہو جاتی ہے اس بشری کمزوری کا علاج یہ ہے کہ ہمیں کثرت کے ساتھ توبہ اور استغفار کرتی چاہیئے اور ہمیشہ اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہم خدا کے فضل کے سہارے کے بغیر کبھی اس کے ابدی انعامات کے وارث نہیں بن سکتے جب ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ میں بھی خدا کے فضل کے بغیر جنت میں نہیں جا سکتا تو پھر ہم کیا اور ہماری بساط کیا؟ یہی وجہ ہے کہ میں ہمیشہ اس امر پر زور دیتا ہوں کہ ہماری جماعت کو اپنی عاجزی اور انکساری کے مقام کو کبھی بھولنا نہیں چاہیئے مگر اس کے ساتھ ہی توکل اور امید کا دامن بھی ہمیشہ تھامے رکھنا چاہیئے اور ان بشارتوں پر بھی کامل ایمان رکھنا چاہیئے جو اس زمانہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے دی ہیں اور ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپے رکھے۔ آمین

حضور نے فرمایا اب مغربی مفکرین بھی اسلامی تعلیم کی عظمت اور برتری کو محسوس کرتے ہیں اور اس کا اعتراف بھی کرتے ہیں لیکن وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ اس اسلامی تعلیم پر عمل کہاں ہو رہا ہے؟ یہ وہ سوال ہے جس کے جواب کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے ہم نے اپنے عملی نمونہ سے اس کا جواب پیش کرنا ہے ہمیں اسلام کی قوت احسان کے ساتھ دنیا کے دلوں کو جیتنا ہے اس قوت احسان کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم خود بھی ہر قسم کے فتنہ و فساد سے ہمیشہ اپنے دامن کو بچائے رکھے اس کے دل میں کسی کو دکھ دینے کا کوئی دور کا بھی ارادہ کبھی نہ آنے پائے۔ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والا ہو اور ہمیشہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے خدا تعالیٰ کے احسانات کو یاد کر کے اس کے ذکر میں محو رہے کہ یہی ذکر کا اصل تصور ہے اور یہ کوئی مشکل امر نہیں ہے صرف عادت ڈالنے کی ضرورت ہے اور یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اتنے آسان کام کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابدی جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اگر انسان ذکر الٰہی کو اپنا شعار بنا لے تو پھر کوئی ابتلاء کوئی پریشانی اور مصیبت بھی ذکر الٰہی میں روک نہیں بن سکتی۔

آخر میں حضور نے فرمایا ہم اس خدا کو ماننے والے ہیں جس کی رحمت نے ہر شے کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ ہم اس رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین قرار دیا۔ لہذا ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم دنیا کے لئے سراسر رحمت بن جائیں۔ ہمارے دلوں کے کسی حصے میں بھی کبھی غصہ اور حقارت کے جذبات پیدا نہیں ہونے چاہئیں۔ ہمیں بلا امتیاز ہر انسان کی مصیبت اور دکھ کو دور کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پس اپنے مقام کو سمجھو اور اس کے مطابق اعمال بجا لاؤ تا کہ آخری زمانہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اور آپ ہی کے فیض سے جس حسین اسلامی معاشرہ کا قیام مقدر ہے اور جس کی آپ نے بشارت دے رکھی ہے اسے ہم اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کر لیں۔ اب میں اسی دعا پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو صحت و عافیت سے رکھے، سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور جو ذمہ داریاں آپ نے رضاکارانہ طور پر قبول کی ہیں انہیں نبھانے کی آپ کو توفیق عطا فرمائے، خدا تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو قبول کرے اور ہماری زندگیوں میں اپنی رحمتوں کے جلوے ہمیں دکھائے، دنیا میں خدائے واحد و یگانہ کا نام بلند ہو اور اسلام دنیا کے مشرق، مغرب، شمال اور جنوب غرضیکہ پورے کرۂ ارض کا احاطہ کر لے۔ آمین

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس کے دوران پورا ہال رقت، آہ و بکا اور سوز و گداز کی کیفیت سے معمور رہا۔ اس اجتماعی دعا کے ساتھ جماعت احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس مشاورت بڑی کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

لاہور کے ہر علاقہ میں
ہر طرح کی زمین کی خرید و فروخت کے لئے
ہماری خدمات حاصل کریں
محمد اکرام پراپرٹی ڈیلرز
امین مارکیٹ ۱۳۲ معرفت جی۔ اے ٹریڈرز
جی ٹی روڈ لاہور فون ۳۱۲۴۹۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴